روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 30/اپریل 2009ء 4 جمادی الاول 1430 ہجری 30 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 95

مشتبہ چیزوں کو چھوڑ دو

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔ پس جس نے وہ چیز چھوڑ دی جس میں گناہ کا اشتباہ ہے تو وہ کھلے گناہ کو بطریق اولیٰ چھوڑنے والا ہوگا اور جس نے ایسے امر کے ارتکاب کی جرأت کی جس میں گناہ کا اشتباہ ہے تو قریب ہے کہ وہ کھلے کھلے گناہ میں مبتلا ہو جائے اور نافرمانی کی باتیں اللہ کی طرف سے ممنوعہ چراگاہ ہیں جو شخص چراگاہ کے اردگرد چرائے قریب ہے کہ اس میں جا پڑے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب الحلال بین حدیث نمبر 1910)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود وخلفاء سلسلہ

سارے کنبے کو سنادیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سناوے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار۔ بدرسوم سے ممانعت

اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسری (۔) بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔

سو آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

............ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کا انتہا نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 84 تا 87)

چھٹی شرط بیعت

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

جامعہ میں داخلہ کی درخواست وکیل التعلیم کو بھجوائیں

۞ امیدوار اپنی طرف سے درخواست وکیل التعلیم ربوہ کے نام سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں۔

اس درخواست میں امیدوار اپنا نام، تاریخ پیدائش، ولدیت، پتہ، تعلیم اور اگر واقف نو ہے تو اس کا حوالہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

درخواست پر امیدوار کے والد/سرپرست کے دستخط ہونے بھی ضروری ہیں۔

درخواست پر امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی سفارش کروانے کے بعد بھجوائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

واقفین نو کے والدین متوجہ ہوں

وکالت وقف نو کی طرف سے شائع کردہ نصاب عمر کے حساب سے اپنے بچوں کو پڑھائیں یاد کروائیں اور عمل کروائیں یہ والدین کی اولین ذمہ داری ہے۔ براہ کرم والدین اس طرف توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

فری شوگر ٹیسٹ کیمپ

۞ ادارہ نور العین میں 3 مئی 2009ء کو احباب کی سہولت کے لئے شوگر ٹیسٹ کا فری کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ یہ کیمپ صبح 9 بجے تا دوپہر 1 بجے ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(انچارج نور العین دائرۃ الخدمت الانسانیۃ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اپریل 2009ء مبلغ =/130 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مشعل راہ

ہماری جماعت کے افراد بیکار نہ رہیں

حضرت المصلح الموعود نے 20 دسمبر 1935ء کو فرمایا:

''یاد رکھو جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بیکاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے۔ جس طرح ایک طاعون کا مریض سارے گاؤں والوں کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جس طرح ایک ہیضہ کا مریض سارے گاؤں والوں کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتا ہے اسی طرح تم ایک بیکار کو کسی گاؤں میں چھوڑ دو۔ وہ سارے نوجوانوں کو بیکار بنانا شروع کر دے گا۔

جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی عادتیں سیکھ جاتا ہے۔ مثلاً تم دیکھو گے کہ بیکار آدمی ضرور اس قسم کی کھیلیں کھیلنے لگے گا جیسے تاش یا شطرنج وغیرہ ہیں۔ اور جب وہ یہ کھیلیں کھیلنے بیٹھے گا تو چونکہ وہ اکیلا کھیل نہیں سکتا۔ اس لئے وہ لازماً دو چار لڑکوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہے گا اور پھر اپنے حلقہ کو اور وسیع کرتا جائے گا.......... وہ بظاہر ایک آوارہ ہوگا۔ مگر درحقیقت وہ مریض ہوگا طاعون کا۔ وہ مریض ہوگا ہیضے کا جو نہ صرف خود ہلاک ہوگا بلکہ ہزاروں اور قیمتی جانوں کو بھی ہلاک کرے گا پھر اس سے متاثر ہونے والے متعدی امراض کی طرح اور لوگوں کو متاثر کریں گے اور وہ اور کو۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے ملک کا کثیر حصہ اس لعنت میں گرفتار ہو جائے گا۔

پس بیکاری ایک ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں یہ ہو۔ اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں.......... غرض بیکاروں کی تمام تر کوشش ایسے ہی کاموں کے لئے ہوگی جو نہ ان کے لئے مفید، نہ سلسلہ کے لئے اور نہ مذہب کے لئے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے۔ اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہئے..........

پس میں نے تحریک کی تھی کہ ہماری جماعت کے جو لوگ بیکار ہیں وہ معمولی سے معمولی مزدوری کریں مگر بیکار نہ رہیں.......... اور جب وہ (بیکار) کام میں مشغول رہے گا۔ تو دوسروں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اور اس سے عام لوگوں کو وہ نقصان نہیں پہنچے گا جو بیکار شخص سے پہنچتا ہے۔ بلکہ محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا روپیہ جو اس پر صرف کرتے تھے ضائع نہیں ہوگا۔ اور محنت سے کام کرنے کی وجہ سے اس سے قوم کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ غرضیکہ وہ اپنی اخلاقی حالت کو بھی درست کرے گا اور اقتصادی حالت کو بھی.......... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیکاری کو سب سے بڑی لعنت قرار دیا ہے۔ اور تمہارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس لعنت سے بچاؤ''۔

(روزنامہ الفضل 25 دسمبر 1935ء)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ المصلح الموعود کی اس نصیحت پر کما حقہ عمل کریں۔ تمام والدین/سرپرست عہدیداران جماعت احمدیہ کا یہ اولین فرض ہے کہ اس نقطہ نظر سے اپنے اپنے خاندان/رشتہ دار احباب کا جائزہ لیں اور جہاں یہ بیماری نظر آئے اس کا قلع قمع حکمت، دانائی، مدد، تعاون اور دعا سے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل کے سایہ میں رکھے اور اپنے امام کے ہر حکم پر کما حقہ عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مرسلہ: ناظر صنعت و تجارت)

منظوم مفہوم سورۃ فاتحہ

میں کرتا ہوں شروع اللہ کے اسم مبارک سے
کہ بن مانگے ہر اک پر بے نہایت فضل ہیں جس کے
صلہ دیتا ہے جو انسان کے اعمال سے بڑھ کر
وہ جس کی رحمتِ پیہم ہے اپنے نیک بندوں پر
وہ رب العالمیں پروردگار ہر دو عالم ہے
ہر اک حمد و ثنا اس کو ہے زیبا وہ مکرم ہے
وہ ہے رحمان اس جیسا نہیں ہے مہرباں کوئی
رحیمیت سے بھی بندوں کی جو کرتا ہے دل جوئی
وہ یوم الدین کا مالک ہے وہ مختار ہے سب کا
جسے چاہے وہ عزت دے جسے چاہے کرے رُسوا
عبادت ہم تری کرتے ہیں تو معبود ہے اپنا
تجھی سے استقامت بھی طلب کرتے ہیں اے مولیٰ
دکھا دے ہم کو سیدھا راستہ اپنی عنایت سے
چلا اپنی رضا کی راہ پر ہم کو ہدایت دے
دکھا وہ راستہ جس پر چلے ہیں متقی پیہم
وہ جن پر تیرے انعامات کی بارش رہی ہر دم
بچا اس راستے سے ہے جو مغضوبین کا رستہ
طریق گمرہاں سے بھی بچا ہم کو سدا مولا

آفتاب احمد بسملؔ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی سیرت کے بعض پہلو

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے بچپن میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے گھر پرورش پائی۔ ان کی یادیں ہدیہ قارئین ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے فرزند ارجمند، جماعت احمدیہ کے بہت ہی پیارے وجود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی پوری زندگی سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف رہی۔ اس پیارے وجود کی خدمت کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی عطا کیا۔ ایک لمبا عرصہ میں نے آپ کے گھر میں گزارا۔ اس وقت تو بچپن کی عمر تھی۔ عموماً اس عمر میں کسی بابرکت ہستی کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا لیکن عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان جب پختگی کو پہنچتا ہے تو احساس ہوتا ہے کہ گزرا ہوا وقت بہت ہی قیمتی تھا۔ وہ کیسی بابرکت ہستی تھی جن کی مقبول دعاؤں کے سائے میں میرا بچپن گزرا۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سے بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ ان میں سے کچھ قارئین کے لئے لکھ رہی ہوں۔

حضرت میاں صاحب بہت ہی ملنسار، شفقت فرمانے والے، حلیم الطبع اور دعاگو شخصیت کے حامل تھے، ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ تھا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ بہت علیل تھے۔ شوگر کے ساتھ ساتھ عارضہ دل میں بھی مبتلا تھے۔ کمزوری بہت ہوگئی تھی۔ گھر میں ہم سب لڑکیوں نے روزہ رکھنا ہوتا تھا۔ آپ گھڑی کا الارم لگا کر گھڑی اپنے پاس رکھ لیتے اور صبح جب سحری کا ٹائم ہوتا تو پہلے خود اٹھتے پھر ہمیں جگاتے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا۔ میاں صاحب آپ خود کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ آپ بیمار ہیں گھڑی مجھے دے دیں میں سب کو جگا دیا کروں گی تو فرمانے لگے میں بیمار ہوں۔ روزہ نہیں رکھ سکتا تو تم مجھے اتنا بھی ثواب نہیں لینے دیتی کہ خود اٹھوں پھر سحری کے لئے آپ سب کو اٹھاؤں۔ پھر فرماتے۔ میں نے کبھی روزے نہیں چھوڑے لیکن اب بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکتا۔ یہ کہتے ہوئے آپ کی آنکھیں ڈبڈبا جاتیں بے اختیار آنسو گرنے لگتے۔ اس قدر رمضان کی محبت اور تڑپ تھی آپ کے دل میں کہ زبان سے بمشکل الفاظ نکلتے آواز رندھ جاتی۔ پھر جب ہم لڑکیاں سحری کھا رہی ہوتیں تو آپ کھانے کے کمرہ میں ٹہلتے رہتے۔ دعائیں کرتے رہتے ساتھ ساتھ ہمیں احادیث اور رمضان کے فضائل کے متعلق بھی بتاتے جاتے۔ یہ آپ کا پورے رمضان کا معمول تھا۔

اکثر جب آپ کوئی مضمون تحریر فرما رہے ہوتے تو میں پیچھے سے آپ کے کندھے دبا رہی ہوتی۔ آہستہ آہستہ کندھے دبائے جاتی اور کندھوں کے اوپر سے آپ کی تحریر کو بھی دیکھتی۔ آپ مضمون لکھنے کے ساتھ ساتھ نظر ثانی بھی کرتے جاتے اور پھر کچھ الفاظ کے اوپر دائرہ لگاتے اور کچھ کو مٹا دیتے تو میں پوچھتی۔ میاں صاحب یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ اتنا اچھا تو لکھا تھا یہ کیوں مٹا دیا ہے۔ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرا دیتے اور زبان سے کچھ نہ کہتے۔ اس طرح ایک عرصہ گزر گیا۔

بعض اوقات جب آپ مضمون تحریر فرما رہے ہوتے تو میں اس بات سے بے خبر کہ آپ کا وقت کتنا قیمتی ہے یا وہ مضمون کتنا اہم ہے! میں عجیب بے ڈھنگے سوال پوچھنا شروع کر دیتی مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ آپ لکھ رہے تھے تو میں نے پوچھا چاند پر کیا ہے پھر سورج تاروں کے متعلق سوال کرنا شروع کر دیتی۔ آپ اطمینان سے سب سوالوں کے جواب دیتے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ حضرت بی بی جان (ام مظفر) کے کولہے کا فریکچر ہوگیا۔ وہ غسل خانہ میں پھسل گئی تھیں تو آپریشن کے لئے ان کو لاہور لے جانا پڑا۔ میں بھی ساتھ ہی گئی۔ کافی عرصہ حضرت میاں مظفر احمد صاحب کے ہاں ہم رہے جب حضرت بی بی جان ہسپتال میں تھیں ایک مرتبہ آپ نے مجھے اور ایک اور ملازم لڑکے بشیر احمد کو (جواب فوت ہو چکا ہے) ساتھ لیا تھا۔ آپ نے ہمیں گاڑی پر بٹھایا۔ ہم چاروں نے لاہور کی سیر کی۔ چڑیا گھر، عجائب گھر اور قلعے وغیرہ دکھائے۔ آخر میں جب ہم نے بادشاہی مسجد دیکھ لی۔ مغرب کی نماز کا وقت ہونے لگا تو آپ فرمانے لگے میں تمہیں اوپر مینار پر جانے کی اجازت بھی دیتا مگر نماز کا ٹائم ہوگیا ہے۔ دوران سیر آپ تفصیل سے ہر چیز کے متعلق جو وہ دکھا رہے ہوتے بتاتے جاتے۔ یہ کب اور کیوں تعمیر ہوئی۔

آپ اپنے عزیز ملنے والے رشتے داروں کو خطوط تحریر کرتے یا کرواتے تو مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ایک بے تکلف سا خط تحریر کر رہے تھے میں آپ کے کندھے دبا رہی تھی۔ لکھا کہ میں نے جب اپنا گھر بنوایا تو اس میں ہر قسم کے پھلدار پودے لگائے اور جتنے پودے لگائے تھے تقریباً سب کا پھل بھی کھایا ہے۔ نہیں کھایا تو وہ صرف انگور کا ہے نہ جانے کون سا موسم تھا آپ کے کمرے کی کھڑکی کے ساتھ انگور کی بیل لگی تھی۔ اب تو پتہ نہیں ہے بھی کہ نہیں۔ بہرحال ایک انگور کی بیل تھی تو اتنا لکھنے کے بعد آپ نے نظر اٹھائی۔ بعد میں میری بھی نظر کھڑکی کے پار پڑی تو ایک انگور کا گچھا لٹک رہا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا ناصرہ دیکھو وہ انگور ہے اور میں جلدی سے گئی اور توڑ کر لائی۔ آپ لکھتے لکھتے تحریر کرنے لگے آج ہی میں نے آپ کو انگور کے بارہ میں لکھا ہے کہ انگور نہیں کھایا تو اب انگور بھی لگ گئے ہیں پھر آپ نے انگور کا ایک دانہ لیا اور پھر تمام گھر والوں نے بھی اور جو دوسرے لوگ گھر میں موجود تھے سب نے ایک ایک دانہ کھایا۔

آپ پانچوں نمازیں باجماعت بیت الذکر میں ادا کرتے۔ آخری دنوں میں بہت علیل ہوگئے اور بیت نہیں جا سکتے تھے۔ بڑے دکھ بھرے انداز میں فرماتے کہ بیت نہیں جا سکتا بیمار ہوں صحت بہت خراب ہوگئی تھی۔ کمزوری بھی بہت تھی۔ آپ کے دل میں باجماعت نماز کی اہمیت بہت زیادہ تھی۔ ایک دن کہنے لگے آؤ ناصرہ! تم میرے پیچھے کھڑی ہو جاؤ اور ہم باجماعت نماز پڑھیں مگر نماز پڑھنے لگے تو طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی اور اتنا کرب میں نے آپ کی آنکھوں میں دیکھا جو بیان سے باہر ہے۔ آنسو بہتے جاتے آپ انہیں صاف کرتے جاتے۔ اس طرح آپ نے مکرم شبیر احمد صاحب سے حج بدل کروایا۔ جب حج کا وقت آیا تو آپ ادھر بیقرار تھے۔ نہ دن کو سوتے نہ رات کو، بہت دعائیں کیں اور نوافل ادا کئے۔

حضرت محمد ﷺ سے عشق کا یہ حال تھا کہ نام زبان پر آتے ہی درود شریف کا ورد شروع ہو جاتا۔ اپنے پیارے نبی ﷺ کے متعلق بہت ہی پیاری احادیث سناتے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت اماں جان کے متعلق بہت سی باتیں کرتے۔ ایک مرتبہ آپ لیٹے ہوئے تھے میں پاس بیٹھی تھی کہ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا تم تین بار اقرار کرو کہ بیشک تمہارے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ مگر تم حضرت مسیح موعود کا انکار نہ کرو گی۔ خدارا انکار نہ کرنا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے اور میری زبان سے نکلوائے۔ آپ کا جسم کانپ رہا تھا۔ آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں۔ آنسو بہتے چلے جاتے تھے اور آواز بمشکل نکل پا رہی تھی اور 1974ء میں جماعت نے دیکھا کہ آزمائش کا وقت آیا مگر خدا کا فضل ہوا اور آپ کی دعاؤں کے طفیل سرگودھا میں ہمارے گھر کو جب غیر احمدیوں نے ہمارا مال اسباب لوٹ لیا، تو میرے ایمان میں ذرہ لغزش نہیں آئی۔

جب آپ نے میری شادی کی تو مجھے بلایا اور فرمایا ناصرہ میں نے نہ تو تمہارا بہت زیادہ حق مہر رکھا ہے نہ کوئی جیب خرچ لکھوایا ہے۔ پھر کہنے لگے میری دعائیں ہیں جو تمہیں ایک عرصہ بعد تک پہنچیں گی اور دیکھنا تمہیں حق مہر یا جیب خرچ کی ضرورت نہ رہے گی۔ آپ نے ایک سو کا نوٹ اپنی جیب سے نکالا اور قعدے کی حالت میں چلے گئے اور پھر کافی دیر دعائیں کرتے رہے۔ آپ نے نوٹ پر مجھے دستخط کر کے دیئے۔ میں نے کافی سنبھال کر اس کو رکھ لیا۔ مگر فسادات کے دوران پڑوسی ہمارا سامان لوٹ کر لے گئے گھر کو جلا دیا گیا تو نوٹ بھی جس صندوقچی میں تھا اسے پڑوس کا لڑکا اٹھا کر لے گیا۔

ایک مرتبہ جب میں آپ کو وضو کروا رہی تھی مجھے کہنے لگے ناصرہ میں نے ساری عمر دعا کی ہے کہ اے اللہ مجھے بے حساب بخش دینا۔ میرا حساب نہ لینا اور اگر مجھے دنیا میں ہی پتہ چل جائے کہ میرے اللہ نے مجھے بخش دینا ہے تو میری تسلی ہو جائے میری یہ دعا اب پوری ہوئی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عدالت لگی ہوئی ہے اور ایک جج فیصلہ کے لئے بیٹھا ہوا ہے جس کا نام عبدالمالک یا عبدالخالق ہے اچھی طرح یاد نہیں کہ ان دونوں میں سے ایک نام تھا جب میری پیشی ہوئی ہے تو مجھے پیش کیا گیا تو جج نے اوپر نظر اٹھائی اور مجھے دیکھا اور دیکھتے ہی کہا کہ یہ بری ہے اس کو لے جاؤ یہ خواب مجھے بتا رہے تھے کہ اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی اور جسم کانپنے لگا اور کہہ رہے تھے کہ شکر ہے اللہ کا۔ جس نے میری زندگی میں یہ میری دعا قبول کی۔

ایک دن مجھے ایک پیسہ کی ضرورت پڑی تو میں نے آپ سے کہا کہ مجھے ایک ٹیڈی پیسہ دیں تو آپ نے کہا ادھار لینا ہے کہ ویسے۔ میں نے مذاق میں کہہ دیا کہ ادھار لینا ہے۔ آپ نے کہا واپس کب کرو گی۔ میں نے کہا ہفتے بعد دوں گی تو جب آٹھ دن گزر گئے تو آپ نے فرمایا تمہارا وعدہ تھا آج پیسہ واپس کرنے کا۔ آج ہر حالت میں مجھے وہ پیسہ دو میں حیران تھی کہ ایک پیسہ مانگ رہے ہیں۔ مگر آپ نے تو مجھے اس میں ایک نصیحت کا پہلو سمجھایا تھا اور وعدہ کی اہمیت کا احساس دلایا، کس طرح وعدہ پورا کرنا چاہئے۔ یہ نصیحت میں نے آج تک پلے باندھی ہوئی ہے اور ہمیشہ یاد رکھی۔ اسی طرح آپ نے مجھے کہا کہ دیکھو! زندگی میں ہر قسم کا وقت آتا ہے لیکن کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا اور نہ کسی سے ادھار مانگنا ہے۔ جتنا ہو اسی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے اور گزارا کرنا ہے۔ میں نے آپ کی نصیحت پر ہمیشہ عمل کیا ہے اور آپ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا وقت نہیں دیا کہ مجھے کسی سے ادھار مانگنے کی ضرورت پڑی ہو۔ آپ کی بہت زیادہ دعائیں میرے ساتھ تھیں اور ہیں۔ یہ ایک معمولی سا پیسے کا واقعہ ہے۔ اس سے بہت بڑی نصیحت دی جو ہمیشہ میرے کام آئی۔

میری شادی کے بعد آپ نے میرے سسر کو خط لکھا کہ ناصرہ کو ادھر چھوڑ جائیں۔ میرے سسر بہت مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے فوراً پگڑھی باندھی اور مجھے کہنے لگے حضرت میاں صاحب نے بلوایا ہے تم جلدی سے برقعہ پہن لو۔ ہم فوراً سرگودھا سے ربوہ آ گئے۔ دوپہر کا وقت تھا جب گھر پہنچے اور جب میاں صاحب نے ہمیں دیکھا تو بے اختیار میرے سسر کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ میں نے آپ کو تکلیف دی، میں بہت معذرت چاہتا ہوں۔ میرے سسر مجھے چھوڑ کر چلے گئے مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا ہے کہ آپ کا وقت قریب ہے کیونکہ آپ روزانہ کسی کو خط لکھتے یا زیادہ تر تو بیماری کی وجہ سے لکھواتے تو ایسا لگتا یہ آپ کی زندگی کا آخری خط ہے جو لکھوا رہے ہیں۔ خط کا مضمون

ہی کچھ ایسا ہوتا تھا نصیحتوں سے بھرا ہوا خط۔ ایک دفعہ ایک صاحب پاس بیٹھے تھے آپ خط لکھوا رہے تھے کہ لکھتے لکھتے اس صاحب کی قلم رک گئی کہنے لگے میں نہیں لکھ سکتا وہ بہت ہی افسردہ ہو گئے تھے آپ فرمانے لگے جب میں کہہ رہا ہوں کہ لکھیں تو لکھتے کیوں نہیں۔ پتہ نہیں وہ کس لئے لکھوا رہے تھے۔ اتنا یاد ہے کچھ نصیحتیں وغیرہ ہی تھیں۔

ایک دفعہ آپ کے ایک داماد آئے تو کھانا پکانے والی نے ان کے لئے مرغ کا سالن تیار کیا۔ اس سے پہلے کہیں آپ نے اسے مرغ کی یخنی کے لئے کہا ہوا تھا۔ آپ نے اسے بلوایا اور پوچھا کہ یخنی تیار ہوگئی ہے؟ تو اس نے کہا کہ مرغ تو مہمان کے لئے پکا لیا ہے۔ آپ فرمانے لگے وہ مہمان نہیں، میں مہمان ہوں اور آپ نے تین مرتبہ کہا کہ میں مہمان ہوں۔ میں سن رہی تھی تو مجھے برا محسوس ہوا کہ کیوں آپ یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ زیادہ بیمار ہوگئے تو ڈاکٹر اصرار کرتے تھے کہ آپ لاہور علاج کے لئے چلے جائیں لیکن آپ نہیں مانتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے کہا جب ڈاکٹر کہتے ہیں تو آپ کیوں ان کی بات مان نہیں لیتے۔ آپ لاہور چلے جائیں تو کہنے لگے میں نہیں چاہتا تھا کہ میرا جنازہ لاہور سے آئے لیکن اب مجھے اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے کہ لاہور چلے جاؤ تو اب میں چلا جاؤں گا۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر یعقوب صاحب کا فون آ گیا فون ہی میں نے اٹھایا اور سنا تو میں نے کہا کہ حضرت میاں صاحب مان گئے ہیں۔ آپ آ کر انہیں لے جائیں تو وہ فوراً آ گئے اور جب آپ کو لے جانے لگے اس وقت آپ گیلری میں کھڑے تھے۔ آپ نے مجھے بلوایا بہت شفقت اور پیار سے سر پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکا مجھے اتنا موقعہ نہیں ملا۔ میرے سسرال کی طرف اشارے سے کہا کہ پتہ نہیں ان کا تم سے کیسا سلوک ہے۔ آپ نے اپنی جیب کا رومال اور ایک انگوٹھی جو آپ نے پہنی ہوئی تھی اتار کر دی۔ جو ابھی تک خاکسار کے پاس محفوظ ہے۔ کہنے لگے تم جب بھی ربوہ آؤ تو میری قبر پر ضرور آنا۔ اب میں دعا کرتی ہوں خدایا مجھ یتیم سے انہوں نے شفقت اور رحم کا سلوک کیا۔ انہیں بے حساب بخش دے۔ جنت کے اعلیٰ مقامات نصیب ہوں۔ آخرت میں مجھے بھی ان کی زیارت کا موقعہ ملے۔ صرف مجھ پر ہی نہیں بلکہ گھر کے تمام ملازموں کے ساتھ آپ کا رویہ مشفقانہ تھا۔ کبھی کسی کو ڈانٹتے نہیں سنا اور نہ کسی ملازم کی غلطی پر سرزنش کی۔

ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا ہے جس سے آپ کی آنحضرت ﷺ سے محبت کا اظہار کچھ یوں ہوا کہ گھر میں جب بھی کدو پکتا۔ آپ بڑے شوق سے کھاتے پھر پلیٹ کو اپنی انگلیوں سے صاف کرتے اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے یہ میرے آقا کو بہت پسند تھا۔ محمد ﷺ کا نام مبارک زبان پر آتے ہی آپ کے دل کی عجیب حالت ہوتی۔ آنکھیں روتے روتے سرخ ہو جاتیں۔ آپ ایک سرخ رنگ کے رومال سے جو آپ کے پاس ہوتا تھا اکثر آنسو صاف کرتے جاتے اور اپنے آقا پیارے محبوب نبی ﷺ کے ذکر خیر کو سناتے جاتے تھے۔ ایک اور بات جو لکھتے وقت میں بھول گئی کہ سحری کے وقت آپ جب روزہ نہیں رکھ سکتے تھے علیل تھے تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر ایک نوالہ ضرور کھاتے اور کہتے کہ یہ سنت نبویؐ ہے میرے پیارے آقا کا فرمان ہے کہ سحری ضرور کھاؤ اس میں برکت ہے۔

آپ کی یادیں تو بیشمار ہیں لکھنے بیٹھی ہوں تو یادوں کے دریچے کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ عشق رسولؐ اور محبت الٰہی میں سرشار نیک متبرک ہستی جواب اس دنیا فانی میں تو نہیں مگر وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ اس باخدا وجود کی دعائیں ہی تھیں کہ آج مجھے اور میرے بچوں کو خدا تعالیٰ نے ہر نعمت سے مالا مال کر رکھا ہے۔ خدا کی کس کس نعمت کا شکر ادا کروں میں تو کچھ بھی نہیں۔ یہ تو سب خدا کے فضل و کرم ہیں یہ سب انعام و اکرام خدا کے محبوب بندے کی بدولت مجھ پر ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آپ کی دعائیں جماعت احمدیہ کو پہنچتی رہیں۔ آمین

☆............☆............☆

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ

سلطان اولیاء اور فخر شیوخ عالم

فخر شیوخ عالم حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم بلخیؒ کا شمار سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ شہر بلخ کے شہزادے تھے۔ آپ 795ء (179ھ) میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ پورا نام ابراہیم بن ادھم بن منصور بن یزید۔ جبکہ کنیت ابو اسحاق ہے۔ آپ ادھم بن سلیمان بن منصور بلخی (شاہ بلخ) کی اولاد میں سے تھے۔ فقر و زہد میں آپ کا بہت بلند مقام ہے۔ بقول حضرت جنید بغدادیؒ تمام عالم کے فقراء کے تمام علوم کی کنجیاں ابراہیم بن ادھمؒ کے پاس ہیں۔

آپؒ کو خرقہ خلافت سراج الواصلین حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ سے ملا۔ آپ بلخ کا تاج و تخت چھوڑ کر فقیر و درویش کے تخت پر بیٹھے۔ ایک روایت کے مطابق آپ اپنے محل کے مخملی بستر پر سو رہے تھے کہ کمرے کی چھت پر تیز آہٹ سن کر جاگ گئے اور پکارا کہ اوپر کون چل رہا ہے۔ ایک شخص نے جواب دیا کہ اپنا اونٹ تلاش کر رہا ہوں۔ آپ نے خفا ہو کر کہا کہ اے احمق چھت پر اونٹ کس طرح آ کر چل سکتا ہے۔ ادھر سے جواب ملا کہ اے غافل انسان خدا قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو اونٹ کو محل کی چھت پر کسی حکمت عملی سے پہنچا سکتا ہے۔ لیکن تو جو اطلس و کمخواب کے کپڑے پہن کر اور گدے دار بستر پر آرام کر کے خدا کو تلاش کرتا پھرتا ہے۔ یہ کیسی نادانی ہے۔ یہ کہہ کر وہ شخص غائب ہو گیا۔ سلطان ابراہیم ادھم کے دل میں یہ بات جا کر چبھ گئی۔

وہ اسی وقت اٹھے اور تمام شاہانہ لذتوں سے منہ موڑ لیا اور صحرا کی طرف نکل گئے۔ راستے میں ایک چرواہا ملا تو اس کو اپنے قیمتی کپڑے دے دیئے اور اس کے ٹاٹ لگے کپڑے خود پہن لیے۔ بلخ کی بادشاہی ترک کرنے کے بعد آپ ایک ویرانے میں گوشہ نشین ہو گئے۔ پہلے آپ ''مرو'' تشریف لے گئے اور وہاں سے نیشاپور آئے اور وہاں سے مشہور غار میں 9 سال تک مقیم رہ کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس غار کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ ہر جمعرات کے دن آپ اس غار سے باہر آ کر لکڑیوں کا گٹھا جمع کرتے اور شہر جا کر فروخت کر دیتے اور جو کچھ وصول ہوتا اس سے روٹی خریدتے اور آدھی خیرات کرتے اور جمعہ کی نماز ادا کر کے پھر غار میں چلے جاتے۔

آپ سے بعض کرامات بلا قصد صادر ہونے لگیں۔ جس سے لوگوں پر آپ کی بزرگی ظاہر ہوئی۔ فقراء اور صوفیا آپ کو رشک کی نظر سے دیکھنے لگے۔ یہ دیکھ کر آپ اس غار سے نکل کر مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ بیابان میں جا رہے تھے کہ ایک بزرگ نے آ کر آپ کو اسم اعظم تعلیم کیا۔ آپ ہر قدم پر دوگانہ نفل ادا کرتے ہوئے 14 سال کی مدت میں مکہ معظّمہ پہنچے۔ مکہ کے تمام اولیاء کرام آپ کے استقبال کے لئے باہر آئے اور سب نے آپ کی بہت تعظیم کی۔ وہاں آپ نے خواجہ فضیل بن عیاضؒ کی خدمت میں جا کر تربیت حاصل اور 50 سال حرم شریف میں مجاور رہے۔

ایک رات خواجہ ابراہیمؒ ادھم نے خانہ کعبہ کو خالی پا کر طواف کرنا شروع کیا اور حق تعالیٰ سے دعا کی مجھے گناہوں سے محفوظ رکھ۔ آواز آئی کہ ساری خلقت ہم سے یہی طلب کرتی ہے۔ اگر ہم سب کو گناہوں سے محفوظ رکھیں گے تو دریائے رحمت و غفاری و عفو کہاں جائیں گے۔ آپ نے عرض کہ میرے گناہوں کو بخش دے۔ آواز آئی کہ تمام خلقت کے لئے مجھ سے مانگ۔ اپنے لئے کچھ نہ مانگ کیونکہ دعا وہ اچھی ہے جو دوسروں کے لئے مانگی جائے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک دن سخت سردی پڑی۔ یہاں تک کہ وضو کا پانی بھی جم گیا۔ اگرچہ مجبوری کی حالت میں تیمم کا شرعی عذر موجود تھا لیکن آپ کا دل نہ مانا اور اسی برف کو توڑ کر یخ پانی سے وضو کیا پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ نماز کے دوران آپ کے دل میں خیال گزرا کہ اگر اس وقت آگ ہوتی تو شدید سردی سے بچ جاتا۔ آپؒ نے اس خیال کو ذہن سے نکالا اور پوری یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے کسی غیبی ہاتھ نے آپ کو پوستین پہنا دی ہے۔ جس کی وجہ سے شدید سردی کے اثرات زائل ہو گئے۔ پھر جب آپ نے نماز ختم کی تو آپ نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ جسے آپ پوستین سمجھ رہے تھے وہ ایک اژدہا تھا جو ایک چادر کی طرح آپ کے جسم سے لپٹا ہوا تھا۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے اژدہا کی طرف دیکھا اور پھر بڑے کیف و جذب کے عالم میں فرمایا ''تیرا شکریہ تو اپنے خالق کے حکم سے اس کے ایک بندے کی مدد کو آیا۔'' یہ سن کر اژدہا نے اپنے بل کھولے اور رینگتا ہوا غار سے نکل گیا۔

آخری عمر میں آپ کا تصوف بہت بڑھ گیا تھا۔ آپ کثرت سے طعام تیار کرا کر غرباء میں تقسیم کروایا کرتے تھے۔ آپ نے بڑے بڑے مشائخ کی صحبت پائی۔ امام محمد باقرؒ سے بھی آپ نے خرقہ خلافت حاصل کیا اور امام ابو حنیفہؒ کی صحبت میں بھی رہے۔ امام اعظمؒ آپ کو سیدنا ابراہیم ادھمؒ کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے دو کامل اور جید خلیفہ تھے۔ ایک خواجہ حذیفہ مرعشیؒ اور دوسرے خواجہ شفیق بلخیؒ۔

آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔ ابراہیم بن ادھم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بن عبداللہ بن امیر المومنین عمر بن خطابؓ۔ آپ کا وصال 894ء (26 جمادی الاول 280ھ) کو ہوا۔ مزار کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کا مزار بغداد شریف میں امام احمد بن حنبلؒ کے مزار کے قریب ہے۔ بعض کے خیال میں ملک شام میں حضرت لوطؑ کے مزار کے پاس اور بعض کے خیال میں آپ سوقین (ترکی) میں دفن ہیں۔

نظام خلافت کی حفاظت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے جماعت مومنین روحانی مقامات بلند سے بلند حاصل کرتی چلی جاتی ہے تو ایمان کا ایک اور تقاضا خلافت کو قائم کریں گے خلافت کو قائم رکھیں گے ایک مختصر سا فقرہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرے بچے جو اس وقت سامنے بیٹھے ہیں ان کی کثرت اس کی روح کو سمجھ نہیں سکتی جب تک کہ ان کے سامنے کھول کر اور بار بار اسے بیان نہ کیا جائے ایک تو نظام خلافت کی حفاظت کے یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی ارواح کی حفاظت کریں گے کیونکہ قرآن کریم میں جو خلافت کا وعدہ دیا گیا ہے وہ یہ نہیں کہ تم جو مرضی ہے بن جانا میں خلافت کا سلسلہ قائم رکھوں گا بلکہ وعدہ یہ دیا گیا ہے اس کے برعکس ......(النور:56) کہ ایمان کے تقاضوں کو جب تک پورا کرتے رہو گے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرو گے کہ واقعی تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو اس میں وقت تک تم میں خلافت کا سلسلہ قائم رکھوں گا۔

(خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 282)

مکرم ملک ابرارالحق صاحب سیکرٹری خلافت یورپین ٹورنامنٹ

خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹ جرمنی

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو خلافت جوبلی سال کی تقریبات کے سلسلہ میں ایک ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔ جس میں یورپ کے آٹھ ممالک (انگلستان، ناروے، سویڈن، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم اور جرمنی) کی خدام الاحمدیہ کی 33 ٹیموں کے 400 سے زائد خدام نے حصہ لیا۔ اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کی منظوری حضور انور ایدہ اللہ نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2006ء کے موقع پر عنایت فرمائی۔

یہ ٹورنامنٹ چونکہ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل منعقد ہو رہا تھا اس لئے جلسہ کی تیاری کے آغاز یعنی 11 اگست سے ہی اس ٹورنامنٹ کی تیاری جس میں گراؤنڈز کی تیاری، مین ہال کی سجاوٹ وغیرہ شامل ہے، شروع کر دی گئی۔ مئی مارکیٹ میں کھیلوں کے لئے گراؤنڈز کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس ٹورنامنٹ کے لئے خصوصی طور پر مختلف گراؤنڈ تیار کی گئیں جو کہ بہت محنت طلب اور مشکل کام تھا۔ اس میں کرکٹ، کبڈی، باسکٹ بال اور والی بال کی گراؤنڈز شامل ہیں۔ فٹبال کے لئے مئی مارکیٹ سے باہر انتظام کیا گیا تھا۔

ٹورنامنٹ کا پہلا روز

اس ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے مختلف ممالک کی ٹیمیں ایک روز قبل ہی منہائم پہنچ گئی تھیں۔

افتتاحی تقریب: صبح دس بجے اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نمائندہ مکرم ولید طارق صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ اس موقع پر مہمان خصوصی تھے۔ تمام ٹیمیں اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس ترتیب کے ساتھ قطاروں میں بیٹھی ہوئی تھیں اسی طرح ٹیموں کی حوصلہ افزائی کے لئے خدام و انصار بھی کافی تعداد میں اس موقع پر موجود تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا اردو اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد تمام شرکاء نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ ازاں بعد محترم مہمان خصوصی نے افتتاحی خطاب فرمایا اور آخر میں افتتاحی دعا بھی کروائی۔ دعا کے بعد مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

نورالدین فٹ بال ٹورنامنٹ

یہ ٹورنامنٹ مئی مارکیٹ سے چند سو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک سپورٹس کمپلیکس کی فٹبال گراؤنڈز پر کھیلا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں آٹھ ممالک کی بارہ ٹیموں (4 ٹیمیں جرمنی سے، دو ٹیمیں انگلستان سے جبکہ ناروے، سویڈن، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم سے ایک ایک ٹیم) نے شرکت کی جنہیں چار گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے روز گروپس مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔ مئی مارکیٹ اور سپورٹس کمپلیکس کے درمیان ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا تا کھلاڑیوں کو کسی قسم کی مشکل نہ ہو۔

محمود والی بال ٹورنامنٹ

مئی مارکیٹ میں مصنوعی طور پر گھاس لگا کر والی بال کا گراؤنڈ تیار کیا گیا جس میں یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں چار ممالک کی پانچ ٹیموں (دو ٹیمیں جرمنی سے جبکہ انگلستان، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم سے ایک ایک ٹیم) نے شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ لیگ کی بنیاد پر کھیلا گیا۔ پہلے روز لیگ مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔

ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

اس ٹورنامنٹ کے لئے مئی مارکیٹ کے مین حال میں خصوصی طور پر گراؤنڈ تیار کیا گیا۔ پانچ ممالک کی ٹیموں (جرمنی، انگلستان، فرانس، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم) نے اس میں شرکت کی۔ یہ ٹورنامنٹ بھی لیگ کی بنیاد پر کھیلا گیا۔ پہلے روز لیگ مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔

طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

مئی مارکیٹ میں بیسیوں من خصوصی مٹی ڈال کر کبڈی کی گراؤنڈ تیار کی گئی جس پر یہ ٹورنامنٹ ہوا جس میں تین ٹیموں (دو ٹیمیں جرمنی سے جبکہ انگلستان سے ایک ٹیم) نے حصہ لیا۔ پہلے روز تمام ٹیموں نے آپس میں میچز کھیلے جبکہ دوسرے روز فائنل میچ کھیلا گیا۔

مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ

اس ٹورنامنٹ کے لئے مئی مارکیٹ میں کرکٹ کی دو گراؤنڈز تیار کی گئیں۔ سات ممالک کی آٹھ ٹیموں (دو ٹیمیں جرمنی سے، جبکہ انگلستان، ناروے، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیئم سے ایک ایک ٹیم) نے اس میں حصہ لیا جنہیں دو گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے روز گروپس مقابلے ہوئے جبکہ دوسرے روز سیمی فائنل اور فائنل میچز ہوئے۔

خلافت جوبلی ٹورنامنٹ کے دوران احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے منہائم میں موجود تھی۔

امیر صاحب جرمنی کی کھلاڑیوں کے ساتھ ملاقات

نماز مغرب اور عشاء کے بعد نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے مختلف ممالک سے آئے ہوئے کھلاڑیوں سے ملاقات کی اور ان سے خطاب کیا۔ یہ پروگرام نہایت خوشگوار ماحول میں ہوا جس کے بعد پہلے روز کا اختتام ہوا۔

ٹورنامنٹ کا دوسرا روز

دوسرے دن کا آغاز نماز فجر اور درس قرآن سے ہوا۔ جس کے بعد کھلاڑیوں کو ناشتہ دیا گیا۔

فائنل مقابلہ جات

صبح 10 بجے دوسرے روز کے مقابلوں کا آغاز ہوا۔ آج تمام ٹورنامنٹس کے سیمی فائنل اور فائنل میچز کھیلے گئے۔ آج کے روز ہونے والے تمام میچز بہت دلچسپ تھے اور ایک سخت مقابلہ دیکھنے میں آیا۔ شائقین کی بڑی تعداد ان مقابلوں کو دیکھنے کے لئے موجود تھی۔

سائیکل ریس

آج کے روز کی ایک خاص بات خلافت جوبلی کی مناسبت سے ہونے والی 100 کلومیٹر کی سائیکل ریس تھی۔ اس ریس کا آغاز بیت السبوح، Frankfurt سے ہوا اور شرکاء بیت عزیز Riedstadt، ناصر باغ Gros Gerau اور بیت بشیر Bensheim سے ہوتے ہوئے مئی مارکیٹ، Mannheim پہنچے جہاں ریس کا اختتام ہوا۔ 50 خدام و انصار نے اس ریس میں حصہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کی آمد

اس ٹورنامنٹ کی سب سے خاص بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی شرکت تھی۔

میچز کے اختتام کے بعد دوپہر کا کھانا ہوا اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد خدام الاحمدیہ جرمنی کی طرف سے تمام کھلاڑیوں کو ٹورنامنٹ کے لوگو کے ساتھ تیار شدہ شرٹ دی گئیں۔ اس کے بعد مختلف یورپین ممالک سے آئے ہوئے صدران خدام الاحمدیہ نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں خدام الاحمدیہ جرمنی کا شکریہ ادا کیا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔

اختتامی تقریب

حضور انور ایدہ اللہ ساڑھے چار بجے منہائم تشریف لائے۔ جونہی حضور انور ہال کے اندر سٹیج پر تشریف لائے تو خدام کھلاڑیوں نے پرجوش نعرے بلند کئے۔ تقسیم انعامات کی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا اردو اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کا عہد دہرایا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فٹبال، والی بال، باسکٹ بال، کبڈی اور کرکٹ کے مقابلوں میں اول، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو انعامات عطا فرمائے۔ ٹورنامنٹ میں شامل تمام یورپین ممالک کے صدران کو اپنے دستخط کے ساتھ یادگاری شیلڈ عطا کیں۔ اس کے علاوہ 100 کلومیٹر سائیکل ریس میں اول، دوم اور سوم آنے والوں نے بھی حضور انور کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کی اس تقریب کے بعد حضور انور نے خدام سے خطاب فرماتے ہوئے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا۔

یہ ٹورنامنٹ جو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ہو رہے ہیں یہ صرف نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کیلئے سپورٹس کے ٹورنامنٹ رکھے گئے تھے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی میدان ہو، چاہے علمی میدان ہو یا دعوت الی اللہ کا میدان ہو یا پڑھائی کا میدان ہو یا کھیل کا میدان ہو ہر جگہ خدام میں یہ مختلف پروگرام رکھے جاتے ہیں ہر میدان کے، اس لیے کہ ہر جگہ خدام کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا اصل مقصد ڈسپلن قائم کرنا ہے۔ کھیل جہاں انسان کے جسم کے لئے، اس کی صحت کے لیے ضروری ہے وہاں ٹیمیں جب ٹیم ورک کے ساتھ کھیلی جاتی ہیں تو آپس میں تعاون کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور جو مخالف ٹیم سے آپ گیم کر رہے ہوتے ہیں اس وقت یہ احساس بھی پیدا ہو کہ جو بھی کھیل کے اصول و قواعد ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہم نے ڈسپلن دکھاتے ہوئے، سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کھیل کھیلنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا نوجوانوں اور بچوں، خدام الاحمدیہ میں خاص طور پر یہ پروگرام اس لیے رکھا گیا ہے کہ شروع سے ہی بچپن اور نوجوانی سے ہی ڈسپلن کی عادت پڑے۔ پس اس کھیل کو، اس نظر سے ہمارے خدام کو دیکھنا چاہیے۔ یہ ہمارا آخری مقصد نہیں ہے کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے ہم کھیلیں کھیل رہے ہیں۔ اگر مقصد ہے تو صرف یہ کہ اپنے جسم کو ورزشی بنایا جائے۔ اس کو سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور اپنی طبیعتوں میں ڈسپلن پیدا کیا جائے۔ اس لیے اگر کھیل کے دوران کسی کو غصہ آتا ہے، کسی نے کھیل کو زندگی اور موت کا سوال سمجھ لیا ہے تو جماعت احمدیہ کی کھیلیں اس لئے نہیں ہوتیں، نہ میڈل جیتنا آپ کا مقصد ہے۔ آپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسا ماحول، دوستانہ ماحول میں ایک تفریح کا موقع بھی مل جائے اور دوسرے دیکھنے والوں کے لئے بھی اور خود اپنے جسم کے اعضاء اور قویٰ جو ہیں ان کو سخت جان بنایا جا سکے تا کہ جو ہمارا آخری مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے کا اس کی خاطر اس کے لئے ہم اپنے جسم کو تیار کر سکیں۔ تو اس مقصد کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ کھیلیں کپ جیتنے کے لئے یا میڈل جیتنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے ہیں اس لئے صرف وہ خدام جو ٹیم کا حصہ تھے جنہوں نے اس ٹورنامنٹ میں، کھیلوں میں حصہ لیا صرف وہی نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو چاہیے کہ تمام خدام میں کھیل کی عادت ڈالیں تا کہ ان کو جسمانی طور پر، ان کے ورزشی جسم بنیں، سختیاں برداشت کرنے کی عادت ہو اور ڈسپلن اور تعاون باہمی اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال

رکھنے کی عادت پیدا ہو۔ اور یہی چیز ہے جو آپ کو، جو اصل میدان ہے آپ کا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا، اس کی عبادت کرنے کا اس کے لئے تیار کرے گا۔ اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

آپ نے خدام الاحمدیہ میں عہد دہرایا آپ ساروں نے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ دینی، قومی، اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کر دیں گے۔ اگر کھیلوں میں آپ کو یہ عادت نہیں پڑتی کہ اپنے جذبات کی، ہلکے سے جذبات کی قربانی کریں تو ان اعلیٰ جذبات کی قربانی کی کس طرح آپ کو عادت پڑ سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمیشہ کھیلوں کو اپنے مستقبل بہتر کرنے کا ذریعہ بنائیں، نہ کہ میڈل جیتنا اور کپ جیتنا اور پھر جیت کے نعرے لگانا۔ یا یہ بعد میں نعرے لگانا کہ ہم نے اتنے میڈل جیتے۔ اللہ کرے کہ آپ اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں کہ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے، ہر قربانی دینے کے لیے ہم تیار رہیں گے۔ اگر آپ میں ڈسپلن ہوگا، اگر آپ میں خدا کا خوف ہوگا، اگر آپ خدا کی رضا کے لئے سب کام انجام دے رہے ہوں گے تو تبھی آپ دین کی خاطر بھی قربانی کرنے والے بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2008ء)

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد یورپ کے آٹھ ممالک سے آنے والی مختلف ٹیموں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ منہاجم سے واپس تشریف لے گئے۔ یوں مجموعی طور پر حضور انور پچاس منٹ اپنے خدام کے ساتھ رہے۔ اپنے پیارے امام کے اس قرب سے ہر دل مسرور تھا اور اپنی خوش قسمتی پر خدا کا شکر ادا کر رہا تھا۔ اور یوں خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے اور خلافت احمدیہ سے وفا کا عہد کرتے ہوئے یہ ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان تمام کارکنان کیلئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے خلافت جوبلی یورپین ٹورنامنٹ کی کامیابی کیلئے دن رات محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کی خدمات قبول فرمائے اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر فرماتا چلا جائے اور ہمیں حضور انور کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ برکات و کامیابیوں سے احسن رنگ میں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

ماخوذ

خانہ بدوش جانور

اپنی زندگی میں ہزاروں میل کا سفر کرتے ہیں

قدرت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور شاید اسی لئے یہ تمام عمر بہتر طور پر زندگی گزارنے کے لئے جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ بہتر روزگار کے لئے دور دراز کا سفر اس کے لئے عام بات ہے، لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ انسان کے علاوہ بہت سے دوسرے جاندار بھی اپنی مختلف ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر سال طویل سفر کرتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں ہم انہیں میں سے کچھ جانداروں کا ذکر کریں گے۔

ہمپ بیک وہیل

(Humpback Whales)

ہمپ بیک وہیل کا شمار دنیا کے سب سے بڑے ممالیہ میں ہوتا ہے، جس نے طویل ترین سفر کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ہمپ بیک وہیل غول کی شکل میں سفر کرتی ہیں۔ گرمی کے موسم میں یہ آرکٹک پینسولا کے علاقے سے موجود ٹنوں سمندری خوراک ہضم کر جاتی ہیں اور سردیاں شروع ہوتے ہی یہ اپنے سفر کا آغاز کر دیتی ہیں۔ یہ تقریباً 5000 میل کا سفر کر کے کولمبیا کے علاقے میں جا پہنچتی ہیں، جہاں ان کی افزائش نسل ہوتی ہے۔ اس کے بعد جب دوبارہ گرمیاں شروع ہوتی ہیں تو یہ پھر آرکٹک پینسولا کا رخ کرتی ہیں۔ اس طرح یہ ایک سال کے دوران 10,000 میل کا سفر کرتی ہیں۔

تازہ پانی کی ایل مچھلی

(Fresh Water Eels)

تازہ پانی کی ایل مچھلی پیدائشی طور پر گہرے اور تیز بہاؤ کے پانی میں رہنے کی عادی ہوتی ہے۔ یہ انڈے دینے کے لئے سرگوسا کے سمندر کے کھارے پانی کا انتخاب کرتی ہیں۔ جہاں سے یہ تیرتے ہوئے تازہ میٹھے پانی کی طرف سفر شروع کر دیتی ہیں۔ اس سفر کے دوران اس کے گردے کھارے پانی سے بھر جاتے ہیں اور ان کی ظاہری شکل تبدیل ہو جاتی ہے، تاہم جب انڈے دینے کا وقت آتا ہے تو ان کی شکل اور گردے عام حالت میں واپس آ جاتے ہیں۔

وو پنگ کرینز

(Whoping Cranes)

وو پنگ کرینز سارس کی ایک قسم ہے، جو جسامت کے اعتبار سے وزن میں بہت ہلکی ہوتی ہے۔ جب یہ فضا میں اڑتے ہیں تو ان کو دیکھ کر کسی ریموٹ کنٹرول گلائڈر کا گمان ہوتا ہے۔ یہ بھی گروہ کی شکل میں پائے جاتے ہیں اور سردی کے موسم میں یہ مخصوص فارمیشن میں جنوب سے گرم علاقوں کی طرف ہزاروں میل کا سفر کرتے ہیں، جہاں وہ سردیوں کا موسم بہ حفاظت گزارتے ہیں۔

مونارچ بٹر فلائی

(Monarch Butterfly)

طویل ہجرت کا عمل مونارچ نامی تتلی کی فطرت میں شامل ہے۔ خزاں کے موسم میں ہزاروں کی تعداد میں تتلیاں کیلی فورنیا اور میکسیکو کے مغرب کی طرف رخ کرتی ہیں۔ اس دوران یہ تقریباً 3000 میل کا سفر کرتے ہوئے کینیڈا تک پہنچ جاتی ہیں۔ سائنس دان اس بات پر حیران ہیں کہ آخر ان کو اس بات کا اندازہ کیسے ہوتا ہے کہ تیز ہوا کے باوجود کس سمت میں سفر کرنا ہے اور یہ کس طرح بغیر رکے مستقل اتنا طویل سفر کرتی ہیں۔

روبی تھروٹڈ ہمنگ برڈ

(Ruby Throated Humming Bird)

مختصر جسامت والی یہ خوب صورت چڑیا ہمنگ برڈ، وسطی امریکا تک جانے کے لئے 500 میل کا سفر کرتی ہے۔ اس کی منفرد بات یہ ہے کہ یہ اپنے سفر کے آغاز سے پہلے اپنے گلے کے مخصوص غدود میں کیڑے مکوڑے جمع کر لیتی ہے، تاکہ وہ ان کو دوران سفر خوراک کے طور پر استعمال کر سکے اور بغیر رکے اپنا سفر جاری رکھ سکے۔ ایک ہمنگ برڈ سفر سے پہلے اپنے گلے میں تقریباً دو سو گرام خوراک کا ذخیرہ ساتھ لے کر چلتی ہے جو خود اس کے اپنے وزن سے دگنا ہے۔ یہ خلیج میکسیکو سے ہوتے ہوئے جنوبی امریکا کا رخ کرتی ہیں۔

سالمن مچھلی

(Salmon Fish)

برسوں گہرے سمندر کے کھارے پانی میں رہنے کے بعد سالمن مچھلی میٹھے پانی کا رخ کرتی ہے۔ یہ تندو تیز لہروں کے مخالف سمت میں تیرتے ہوئے سینکڑوں میل کا سفر کر کے اپنے اصل مقام تک پہنچتی ہے۔

گرین ٹرٹل

(Green Turtle)

سبز کچھوے کی جبلت ہے کہ مادہ اس مقام پر جا کر انڈے دیتی ہے جہاں خود اس کا جنم ہوا ہو۔ اس مقصد کے لئے وہ برازیل کے ساحلی علاقے جو جنوبی اٹلانٹک کے درمیان ایسینشن نامی جزیرے کا رخ کرتے ہیں۔ یہ جزیرہ سمندری ریت کی چھوٹی سی نرسری معلوم ہوتا ہے۔ مادہ اسی ریت میں گھونسلا بناتی ہے اور اس میں انڈے دے کر جہاں سے آتی ہے، وہیں روانہ ہو جاتی ہے۔

وائیلڈ بیسٹ

(Wildebeest)

تنزانیہ اور کینیا میں پائے جانے والے یہ چوپائے سبزہ کھا کر گزارہ کرتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے غول کی صورت میں رہتے ہیں۔ ان کا قیام سرسبز علاقوں میں ہوتا ہے، لیکن خشک سالی کے زمانہ میں یہ غول کی صورت میں ہزاروں میل کا سفر کر کے کسی نئے سبزے کا رخ کرتے ہیں۔

لیمنگ

(Lemmings)

آرکٹک کے علاقے میں جانوروں کی تعداد میں زیادتی کے باعث وہاں پر موجود غذائی اجناس میں اکثر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی خوف کے پیش نظر لیمنگ تیز رفتاری سے ہجرت کرتے جا رہے ہیں۔ یہ غول کی صورت میں نہایت برق رفتاری سے سفر کرتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ممالیہ ایک دن میں دس میل کا سفر بہ آسانی کر لیتا ہے۔ اس کی رفتار بہت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے ان میں سے بہت سے دوران سفر تھک کر گر جاتے ہیں اور پھر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

سکاڈا (Cicadas)

کرۂ ارض کی گہرائی میں رہنے والے کئی بلین کی تعداد میں کیڑے مکوڑے ٹنوں مٹی کے نیچے سرنگیں بنا کر رہتے ہیں۔ زیر زمین رہتے ہوئے یہ 17 سال کے دوران پانچ مختلف مراحل کے بعد اس قابل ہوتے ہیں کہ زمین کی سطح پر نمودار ہو سکیں۔ یہ مخلوق اپنی زندگی میں لاکھوں میل کا سفر کرتے ہیں۔ ان کے سفر کا بنیادی مقصد خوراک کی تلاش ہوتا ہے۔ ان کیڑے مکوڑوں نے زیر زمین سرنگوں کا ایسا جال بچھایا ہوا ہے، جس کی طوالت کا اندازہ ماہرین آج تک نہیں لگا سکے ہیں۔

(جنگ سنڈے میگزین 11 مئی 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عطیۃ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری وسیم احمد خالد صاحب ویسٹ ڈریٹن لندن کو شادی کے آٹھ سال بعد مورخہ 22/اپریل 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام حزیم احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حمید احمد خالد صاحب سابق لائبریرین جامعہ احمدیہ ربوہ حال جرمنی کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت عطا کرے لمبی عمر پانے والا خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ شعبہ نومبائعین اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ عتیقہ نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالفتوح جنوبی کے دل کے والو کا آپریشن مورخہ 22/اپریل کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بفضل خدا کامیابی سے ہوا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ محترمہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ گلشن راوی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب نصیر آباد لاہور کے دل کا کامیاب آپریشن مورخہ 22/اپریل 2009ء کو ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم غلام نبی منہاس صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو گرنے کی وجہ سے ٹانگ کے اندرونی حصہ میں چوٹ لگی ہے جس سے ٹانگ کا رنگ کالا پڑ گیا ہے اور سخت درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفوان احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی خالہ محترمہ فرزانہ صاحبہ جرمنی سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم رانا عبدالغفور خاں صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9/اپریل 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے خاکسار کی بیٹی محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مبلغ 80 ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ مکرم رانا مشہود احمد ناصر صاحب ابن مکرم رانا ظفر احمد صاحب باب الابواب کیا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 13/اپریل 2009ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہن حضرت رانا غلام قادر خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور دلہا مکرم صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب سابق صدر گوٹھ رحمٰن آباد ضلع حیدر آباد کا پوتا ہے۔ مورخہ 14/اپریل 2008ء کو دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا جس میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم رانا محمود احمد خاں صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عرفان احمد منصور صاحب کارکن نظارت امور خارجہ ابن مکرم رانا ظفر احمد خاں صاحب باب الابواب ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 9/اپریل 2009ء کو مکرمہ رفعت منیر صاحبہ بنت مکرم رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں کیا۔ مورخہ 14/اپریل 2009ء کو باب الابواب ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم صوبیدار حبیب الرحمان خاں صاحب مرحوم سابق صدر جماعت گوٹھ رحمان آباد بلڑی شاہ کریم سندھ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مقابلہ مقالہ نویسی 2008-09

(قیادت تعلیم۔ مجلس انصاراللہ پاکستان)

عناوین

مابین انصاراللہ پاکستان ”ہستی باری تعالیٰ“

مابین خدام الاحمدیہ پاکستان ”وقف زندگی“

مابین لجنہ اماء اللہ پاکستان

”سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ“

مابین اطفال الاحمدیہ پاکستان

”پانچ بنیادی اخلاق“

مابین ناصرات الاحمدیہ پاکستان

”پانچ بنیادی اخلاق“

☆ مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 31/اگست 2009ء ہے۔

انعامات

☆ انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ پاکستان کیلئے انعامات

اول: سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز + 25 ہزار روپے نقد

دوم: سیٹ تفسیر کبیر + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد

سوم: سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز + 10 ہزار روپے نقد

☆ اطفال الاحمدیہ، ناصرات الاحمدیہ پاکستان کیلئے انعامات

اول: ماڈل منارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد انعام

دوم: ماڈل منارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 10 ہزار روپے نقد انعام

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت + کتب + سند امتیاز + 5 ہزار روپے نقد انعام

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

ربوہ میں پلاٹس/مکانات کی خرید و فروخت

ربوہ میں پلاٹس/مکانات کی خرید و فروخت کرتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

اگر آپ کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعہ سودا کر رہے ہیں تو ان کا اجازت نامہ کاروبار چیک کرلیں۔

سودے کا باقاعدہ تحریری معاہدہ کیا جائے۔ زبانی سودا ہرگز نہ کریں۔

ربوہ کے مضافاتی محلہ جات میں پلاٹ کی رجسٹری اور انتقال دونوں کروائیں۔ نیز رجسٹری میں حدود اربعہ کا تعین کریں۔

فوری قبضہ لیں۔

اگر ضرورت ہو یا مشورہ درکار ہو تو دفتر صدر عمومی میں شعبہ مضافاتی کمیٹی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پاکستان کا پہلا ایٹمی ری ایکٹر

ایٹمی ری ایکٹر اس مشین اور آلات کے مجموعے کو کہتے ہیں جن کی مدد سے ایٹمی توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ ایٹمی ری ایکٹر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تھرمل دوسرا فاسٹ۔

فاسٹ ری ایکٹر نہایت تیز رفتاری سے ایٹم کے الیکٹرونز اور نیوٹرونز کو پھاڑ کر توانائی پیدا کرتا ہے۔ تھرمل ری ایکٹر کا عمل اس کے برعکس ہوتا ہے وہ ایٹم سے خارج ہونے والے تیز رفتار نیوٹرونز کی رفتار سست کر دیتا ہے۔ دونوں میں ایٹمی توانائی کا دباؤ اور درجہ حرارت اس پر منحصر ہوتا ہے کہ توانائی حاصل کرنے کے لئے کون سی دھات استعمال کی جا رہی ہے۔ ایٹمی توانائی سے بجلی وغیرہ کے حصول کیلئے زیادہ تر تھرمل ری ایکٹر ہی استعمال ہو رہے ہیں۔

ایٹمی ری ایکٹر کی مدد سے بجلی حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک میں ایسی ایٹمی دھاتیں استعمال کی جاتی ہیں جن کا ایٹمی وزن زیادہ ہوتا ہے۔ دوسرے طریقے میں کم ایٹمی وزن کی دھاتیں استعمال ہوتی ہیں۔ بجلی پیدا کرنے کے علاوہ ایٹمی ری ایکٹر سے ایٹمی تحقیقات کے سلسلہ میں مدد لی جاتی ہے۔

30۔ اپریل 1966ء پاکستان کی تاریخ ایک اہم دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب اسلام آباد میں پاکستان میں پہلے ایٹمی ری ایکٹر کا افتتاح ہوا تھا۔ یہ ایٹمی ری ایکٹر پاکستان کے نیوکلیئر سائنس اور ٹیکنالوجی کے ادارے پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیئر نس اینڈ ٹیکنالوجی نے، جسے مختصراً پنسٹیک Pinstech کہا جاتا ہے، نصب کیا تھا۔

تلاش گمشدہ

مکرم محمود احمد خاں صاحب حبیب بینک چنیوٹ تحریر کرتے ہیں کہ ان کا بھتیجا ذیشان احمد عمر تقریباً 19 سال ولد مکرم نعمان رشید خان صاحب بہاولپور مورخہ 23/اپریل 2009ء کو دوپہر ایک بجے کے قریب سیکنڈ ائیر کا پہلا پرچہ دینے گیا تھا مگر واپس نہیں آیا۔ ہر جگہ تلاش کر چکے ہیں مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ بچہ جہاں کہیں بھی ہے خدا تعالیٰ اس کو اپنی حفظ امان میں رکھے اور اس کی واپسی کے غیب سے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ رضوانہ منان صاحبہ کا واپڈا ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30/اپریل

طلوع فجر	4:56
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	7:49

تعطیل

مورخہ یکم مئی 2009ء کو سرکاری تعطیل کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہ ہوگا احباب و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

احمدیوں کی انٹرنیشنل کوریئر سروس

گولڈ کراس کی جانب سے خوشخبری

جلسہ یوکے کا خصوصی رعایتی پیکیج کہیں بھی پارسل بک کروانے سے پہلے ایک بار ہمارے ریٹ فون پر معلوم کریں۔ رعایتی پیکیج صرف ربوہ کے احباب کے لئے ہے

ریلوے روڈ ربوہ
0476215901
03007250557
اسلام آباد: 0321-5185722

فیصل آباد مدینہ ٹاؤن
0418724557
0321-6695037

25 سال سے بہترین چلتا ہوا کاروبار فوری برائے فروخت

وقار شاپنگ سنٹر

راجیکی روڈ دارالخیر چوک ربوہ 1/19 دارالرحمت وسطی ربوہ

رابطہ خواجہ وقار احمد: 0333-6526129

پلاٹ برائے فروخت

پلاٹ نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 5 مرلہ فروخت کرنا مقصود ہے۔

برائے رابطہ 0331-7721976

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس

Hoovers World Wide Express

کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)

فی کلو ریٹس

یوکے	جرمنی	یو ایس اے کینیڈا
Rs.250/-	Rs.280/-	Rs.440/-

کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔

C.E بلال احمد انصاری بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور

PH 0333-6708024, 0345-4866677
042-5054243

جلسہ سالانہ لندن 2009ء

جلسہ سالانہ لندن 2009ء میں لندن جانے والے احباب جماعت ویزہ فارم حاصل کرنے کیلئے فارم پُر کرنے کیلئے، ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے اور دیگر رہنمائی حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔ گزشتہ سالوں کی طرح سروسز کی طرف سے خدمات حاضر ہیں۔

(نوٹ) اپیل بذریعہ وکیل دائر کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

سسٹم تبدیل ہوگیا ہے جلدی کیجئے دیر ہوجائے گی

سروسز

051-4853427، 051-4415900
0300-9141584
0333-5494055
0333-5494167

آفس نمبر 24، 2nd فلور، آشیانہ سنٹر، رحمان آباد، مری روڈ، راولپنڈی

WEDDING | PARTY | EVERYDAY

SHARIF JEWELLERS

Rabwah SINCE 1952

Aqsa Road	Railway Road
6212515	6214750
6215455	6214760

www.sharifjewellers.com

سُپر شکمی قبض کیلئے مفید ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434 -6211434

بجلی کا نعم البدل

جنریٹر ہی جنریٹر لاہور ریٹ پر حاصل کریں۔ گیس اور پٹرول پر

نیو ربوہ الیکٹرونکس

ریلوے روڈ ربوہ

فون نمبر: 047-6215934

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک

ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران

اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں

424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز

0322-4223537 ☎ 042-5221477

زدجام عشق (اصل) | اکسیر بواسیر | تریاق فشار | سفوف خاص (مردوں کیلئے) | فضل خاص (اولاد نرینہ کے کورس)

اٹھرا خاص

بفضل خدا تمام ادویہ 100 فیصد معیاری اور تسلی بخش تیار کی جاتی ہیں بیرون ملک افراد کیلئے خاص سہولت

فضل ربی دواخانہ

گولبازار ربوہ حکیم قمر احمد طبیب رجسٹرڈ درجہ اول

047-6216075
0333-6707226

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔

SRP

سینگی ربڑ پارٹس

مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور

طالب دعا۔ میاں عباس علی

میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513,042-7963205

FD-10

Ar-Raheem Jewellers - a name synonymous with fine jewellery in terms of design, innovation, exceptional creativity and extraordinary productive skills.

We are always inclined to create hand-crafted masterpiece jewellery that is unique and different. We bring you designs those are perfect to the minute details by the exteremly skilled craftmen.

This new masterpiece, conceived from Mughal era art, is one example of our craftmanship, creativity and innovation.

Be sure that we understand your taste, quality conciousness and individual style.

Ar-Raheem Jewellers

Ar-Raheem Jewellers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.

New Ar-Raheem Jewellers, 1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700

Ar-Raheem Seven Star Jewellers, Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block-8, Clifton, Karachi.